بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — ٹیلیگرافی پتہ: الفضل ربوہ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ — اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ — اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ فِی الدَّارِ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۲۲/۵۷ | ۲۶ صلح ۱۳۴۷ھش | ۲۵ شوال ۱۳۸۷ھ | ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا محض ایک رسمی ایمان ہے

حقیقی ایمان باللہ گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے۔ جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی درد اور دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے۔ اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا۔ مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائے گا۔ کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۳)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل ضعف اور ہلکی سی حرارت رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۲۵ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضعف میں تو کچھ کمی ہے باقی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید رقم فرماتے ہیں:۔

"مکرم ملک رشید احمد صاحب گذشتہ دنوں موٹر کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے ان کے سینہ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ چند دن وہ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اب گھر پر ہی ہیں اور طبیعت آہستہ آہستہ روبصحت ہو رہی ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔"

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"لاہور سے مکرم و محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب کا خط آیا ہے کہ جلسہ کے بعد لاہور جا کر ان کو دل کے مرض کا حملہ ہوا اور وہ بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی طبیعت کافی خراب ہے خاکسار تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتا ہے۔"

— مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون برما تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر ایم جمیل صاحب ڈیٹری پنجالو جمیٹ جو این او کی اسکیم کے تحت ایک سال کے لئے یہاں متعین ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کا یہاں قیام ہر طرح خیر و عافیت سے گزارے۔ اور ان کا وجود سلسلہ کے لئے مفید و بابرکت ہو آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء

دعا کی اہمیت

(۳)

سورۂ فاتحہ جو ہر نماز میں لازمی قرار دی گئی ہے وہ عظیم الشان دعا ہے جس کی نظیر نہیں۔ یہ ایک مکمل دعا ہے اس دعا کا آغاز اللہ تعالےٰ کی ان صفات کو دہرانے سے ہوتا ہے جو خالق و مخلوق کے تعلق کو بیان کرتی ہے۔ سب سے پہلی صفت اللہ تعالےٰ کی "رب العالمین" ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہی سب نعمتیں عطا کرتا ہے۔ جن سے زندگی کا آغاز و استحکام ہوتا ہے۔ وہ الرحمٰن ہے یعنی پیدائش سے پہلے ہی اس نے ایسی نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں۔ کہ جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ پھر وہ الرحیم ہے۔ یعنی جب دوسروں سے کوئی چیز نہیں مل سکتی تو اللہ تعالےٰ سے انسان مانگتا ہے اور وہ دیتا ہے۔ پھر وہ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

یعنی وہ انسان سے ان نعمتوں کا حساب لیتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس کو دی ہیں کہ اس نے ان کا کس طرح استعمال کیا ہے۔ جس کی جانچ پڑتال کے بعد انسان جزا سزا کا مستوجب ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی یہ صفات بیان کر کے انسان وعدہ کرتا ہے کہ وہ خداداد نعمتوں کا صحیح استعمال کرے گا۔ وہ ایسا اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے عمل میں اللہ تعالےٰ کی مدد نہ چاہے

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

انسان دعا مانگتا ہے کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

یعنی ہم کو سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کئے نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہُوا اور نہ گمراہوں کا۔ ایک رومن کیتھولک پادری کا قول ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ سے عظیم تر دعا کوئی نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۂ فاتحہ کی سیر حاصل تشریح فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے جو شخص خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالےٰ نے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔ ۴۴

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعا یقین کے ساتھ مانگنی چاہیئے

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے ہی روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ مانگے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو بخش دے۔ اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر بلکہ چاہیئے کہ بطریق یقین دعا مانگے (تردد نہ کرے) اس لئے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔

سب کی دعا قبول ہوتی ہے

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر کسی کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ جبکہ وہ جلدی نہ کرے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی وہ مقبول نہیں ہوئی۔

(بخاری کتاب الدعوات)

وقفِ جدید کی نئی کلاس کا اجراء

وقفِ جدید کی نئی کلاس کا اجرا مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۸ء سے ہو رہا ہے۔ ایسے دوست جو اپنی زندگی وقفِ جدید کے تحت وقف کرنا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا ضروری سامان لے کر تاریخ معینہ سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں تاکہ انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں وقت پر کلاس میں شامل ہو سکیں۔

مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقفِ جدید)

۴۴ فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولتی، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے۔ اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے۔ اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عرض حال کرے۔

پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعتِ احمدیہ کے ذریعے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

ایک جرمن مستشرق کا اعتراف

پروفیسر Keeler Hall ایک جرمن مستشرق ہیں اور عام طور پر اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تعصب سے بھی کام لیتے ہیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں جماعتِ احمدیہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے :-

"جماعت احمدیہ کی مثال بالکل مختلف ہے اسے موجودہ دور کی ایک تبلیغی تحریک کہا جا سکتا ہے یہ خود اپنے دعوے کے مطابق سچے اور اصل اسلام کو تمام دنیا میں پھر سے قائم کرنے کا عزم رکھتی ہے اور اسے آخری آسمانی تعلیم کے طور پر پھیلانے میں کوشاں ہے۔ احمدیت عالمِ اسلام میں وہ پہلی غیر معمولی تحریک ہے جو ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت غیر مسلم ممالک میں تبلیغی جدوجہد کر رہی ہے وہ مسیحی مشنوں کی طرح اپنے باقاعدہ تیار کئے ہوئے مبلغ بھیجتی ہے سکول جاری کرتی ہے اور کتب اور رسائل کی مدد سے اسلام کو پھیلانے اور لوگوں کو مسلمان بنانے میں سرگرمِ عمل ہے۔"

نہ صرف یہ کہ احمدیہ مشنوں کی کارکردگی کے باعث غیر مسلم خصوصاً یورپ کے عیسائی احمدیہ جماعت کی طرف خاص توجہ دینے لگے ہیں اور اپنی تصانیف میں اس کا ذکر کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ خوشکن بات یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ اسلام کی تعلیم پر روز بروز بڑھ رہی ہے۔ سنجیدہ مصنفین اب اسلام پر اچھے رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے ہیں عیسائی چرچ کے رہنماؤں پر تو اس کا اتنا اثر ہے کہ انہوں نے اسلام ہی کی تعلیم کو کسی نہ کسی رنگ میں عیسائیت کا لبادہ پہنا کر پیش کرنا شروع کر دیا ہے تا لوگوں کو اسلام کی طرف رجوع کرنے سے روکا جائے۔

ہالینڈ کے ایک اخبار میں احمدیت پر اعتراضات کا جواب

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ بعض حلقوں نے جماعتِ احمدیہ کے نظام اور اسلام کی تعلیمات کے متعلق احمدیہ مشنوں کے ذریعہ اتنی واقفیت حاصل کر لی ہے کہ اگر کوئی اس سلسلہ میں غلط بات کہے تو وہ از خود اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہالینڈ کے ایک مستشرق Prof. Dr. Hanbeen نے ہماری جماعت کے خلاف ایک مضمون شائع کیا تو ہالینڈ ہی کے ایک آزاد خیال کیتھولک اخبار G. G. نے از خود ہی اس کا جواب دیا اور لکھا کہ :-

"پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن نے ہمیں اپنا مضمون جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا ہے غور سے پڑھنے کے لئے کہا ہے اور اُن کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم نے اس مضمون کو غور سے پڑھا ہے اس کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل دو اہم اعتراضات کا پتہ چلتا ہے جو انہوں نے اسلام اور احمدیت پر کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ اسلام ایک جابر اور قہار خدا کا تصور پیش کرتا ہے۔ اور یہ کہ جماعتِ احمدیہ اور مسجد ہیگ کو ہالینڈ میں اسلام کا نمائندہ تصور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس جماعت کے بانی ہر دوسرے مسلمان پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں اس طرح اُن کی طرف سے اسلام کی جو تشریح اور توضیح کی جاتی ہے وہ اسلام نہیں کہلا سکتی۔"

(دلائل سے عاجز آ کر اب عیسائیوں کی طرف سے یہ کوشش بھی جاری ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اختلافات کو ہوا دے کر توجہ ہٹائی جائے خصوصاً جماعتِ احمدیہ کے متعلق یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ یہ تو مسلمان ہی نہیں یہ اسلام کی نمائندگی کیسے کر سکتے ہیں گویا یہ عیسائی اسلام کو زیادہ سمجھتے ہیں)

"دوم یہ کہ مسجد ہیگ سے مسیح ناصری کے بارہ میں جھوٹا پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کیونکہ ظاہری طور پر تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم مسلمان مسیح ناصری پر ایمان رکھتے ہیں لیکن درحقیقت اُن کا ایمان اُس ایمان سے بہت مختلف ہوتا ہے جو عیسائی رکھتے ہیں۔"

اخبار مذکور ان اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے :-

"پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قہار خدا کا تصور پیش کرتا ہے سراسر مغالطہ انگیز ہے اور یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا فقدان ہے دور از حقیقت ہے کیونکہ خود جماعت احمدیہ تجدید و احیاء اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا باعث بنی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا پروفیسر ڈاکٹر Cornelis نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا اور اس جماعت کی طرف سے ہوشیار رہنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔"

آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا کہ :-

"جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش اس کی بنیادی تعلیمات یعنی قرآن کریم کے عین مطابق ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کا تصور یہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق سے محبت کرنیوالا ہے یہ جماعت اس تعلیم کے نتیجہ میں بین الاقوامی اخوت کی دعویدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس جماعت نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے والے مسلمانوں میں سے پانچ لاکھ کے قریب لوگوں کے قلوب میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی روح پھونک کر تبلیغی مساعی کی حقیقی تڑپ پیدا کر دی ہے اور اس جماعت نے عیسائیت یا مارکسیزم سے یہ نظریات مستعار نہیں لئے بلکہ خالص اسلام کے پیغام کو لیکر ایک طرف پرانے خیالات کے مسلمانوں کی اصلاح کا کام شروع کیا ہے تو دوسری طرف اس پیغام کے ذریعہ عیسائی دنیا اور دہریوں پر اتمامِ حجت کر دی ہے۔ یہ درست ہے کہ جماعتِ احمدیہ ساڑھے سینتیس کروڑ مسلمانوں میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اسلام میں ان معنوں میں Orthodox اور متحدہ اکثریت موجود ہی نہیں جن معنوں میں کیتھولک عیسائی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ اسلام میں تو کیتھولک مذہب کی طرح Dogmas (اندھے عقائد) موجود ہی نہیں اور نہ ہی اسلام اپنی تعلیمات پر کسی اور کو حکم تسلیم کرتا ہے اُس کی تعلیم کا ایک ہی سرچشمہ ہے اور وہ ہے قرآن۔ جس طرح اصلاح یافتہ عیسائیوں کے نزدیک اُن کی مذہبی کتاب بائیبل ہے۔ اور جس طرح بائیبل کی آیات کی مختلف تشریحات و توضیحات سے متعدد فرقے پیدا ہوئے ہیں جو سب کے سب عیسائی ہی ہیں بعینہٖ اسیطرح قرآن کی تشریح اور تفسیر سے بھی مختلف و متعدد مذاہب فرقے معرضِ وجود میں آئے لہٰذا کسی فرقہ کو اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا در اصل تجدید و احیاء کی بنیاد پر چرچ اور فرقہ میں فرق اور امتیاز کرنا ہمیشہ سے ہی ایک نہایت مشکل اور نازک مسئلہ رہا ہے مسلمانوں نے کبھی بھی علماء کو حکم نہیں مانا (جس طرح چرچ اور پاپ مذہبی عقائد میں اجارہ داری رکھتے ہیں نہ کہ کتاب) اور پھر دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن جو ایک ہی وجود محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی کتاب ہے بائیبل کی نسبت زیادہ واضح زبان میں بات کرتی ہے اور بائیبل کا یہ حال ہے کہ اس میں مختلف لوگوں کی باتوں کو بعد میں جمع کیا گیا ہے۔

"احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی شکل صورت ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نمائندگی کرنے کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ مخالفت کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی اور کیتھولک ذہنیت ہی کے مظہر نظر آتے ہیں جو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو کافر اور دائرۂ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن نے اپنے مضمون میں گیارہ نکات ایسے بیان کئے ہیں جو اُن کے خیال میں احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان مابہ النزاع ہیں لیکن اُن کی یہ بات بھی ایسی ہی ہے جیسے کیتھولک مکتب فکر کی موجودہ مغالطہ انگیز شکل ہے۔ احمدیہ جماعت کو اسلام سے منحرف صرف اُسی وقت قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ وہ ذاتی تعلیمات سے رُوگردانی کرے مگر جماعتِ احمدیہ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ نیز یہ کہ اگر کہیں یہ محسوس ہو کہ ایک آیت کسی دوسری آیت کی مخالف ہے تو وہاں پر وہ تضاد کسی غلط تشریح کی وجہ سے پیدا ہوا ہوگا۔"

عیسائی اپنے بنیادی عقائد کو بدل رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر فتحِ اسلام میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلوں کو حق کی طرف پھیر دیں سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

آج یہ پیشگوئی اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ آسمانوں سے فرشتوں کا نزول ہوا اور انہوں نے دلوں کو حق کی طرف پھیر کر وہ مسیحی عقائد جن کے استیصال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مقدر تھی اُن کو نادرست ثابت کرنے کے لئے خود مسیحیوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگ پیدا کر دئے جنہوں نے پوری تحقیق کے بعد اِس اعلان میں ذرہ بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی کہ عیسائیت کے مروجہ عقائد نہ صرف غلط ہیں بلکہ عیسائیت پر ایک بوجھ ہیں اور جس قدر جلد ہو سکے اُن سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے کسرِ صلیب نمایاں حیثیت رکھتی ہے حضور علیہ السلام نے مختلف رنگوں میں قرآن اور حدیث اور عقلی اور نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا کہ مسیح ناصری نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ حال ہی میں ڈاکٹر K. Berna نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" اس وقت تک مسیح ناصری کے کفن کے بارہ میں جو سائنسی اور تکنیکی تحقیق ہوئی ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ میں ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی تشہیر کے لئے ڈچ پبلشر نے ایک پمفلٹ خلاصہ کتاب کے طور پر شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے:-

"جدید حیرت انگیز انکشافات مسیحی روایتی عقیدہ کو مخدوش بنا رہے ہیں۔ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اسی جسد عنصری کے گوشت پوست کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح عہد نامۂ قدیم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ٹھہرے۔"

اس کتاب میں اس بات کی مکمل تفصیلات موجود ہیں کہ جب مسیح ناصری کو قید میں رکھا گیا تھا تو وہ زندہ تھے اُن کا دل باقاعدہ حرکت کر رہا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کے تمام مروجہ عقائد کو ہدف اعتراض بنایا جا رہا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے اگر کوئی عیسائی عیسائیت کے کسی عقیدہ پر اعتراض کرتا تھا تو اُسے چاروں طرف سے کافر کافر کی آوازیں سُننی پڑتی تھیں۔ بعض لوگوں کو تو اس جرم میں زندہ جلایا بھی گیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضور کی تیار کردہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اب تو بعض عیسائی فرقوں نے ایسے ریزولیوشن پاس کئے ہیں کہ عیسائی عقائد کے متعلق اعتراض کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اعتراض کرنے والا ایک نئے زاویہ سے ان عقائد کو دیکھتا ہے اور اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس کی عیسائیت میں کسی قسم کا کوئی فرق آ گیا ہے۔

James Albert Pike (جنہوں نے حال ہی میں بشپ کے عہدہ سے استعفےٰ دیا ہے) گزشتہ دو تین سالوں میں مروجہ عیسائی عقائد پر اعتراض کرنیوالوں میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے تثلیث کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے خدا کی ایک کمیٹی ہو (A Committee of Gods) اُن کا خیال ہے کہ عیسائیت نے جو اتنے زیادہ عقائد اکٹھے کر رکھے ہیں یہ زائد بوجھ (Excess baggage) کے سوا کچھ نہیں۔ اور جتنی جلدی اِن سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے اُتنا ہی عیسائیت کے لئے بہتر ہوگا۔

جب سابق بشپ Pike مسیح ناصری کی بن باپ پیدائش پر اعتراض کرتے ہیں اور بہت سے دیگر پادری عام طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ نئی پود تو مسیح کی بن باپ پیدائش یا موروثی گناہ Original Sin جیسے مسائل کی پرواہ نہیں کرتی انہیں تو جس چیز کی ضرورت ہے اور جس کی وہ تلاش کرتے ہیں وہ ہے خدا کی ذات تو وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ اگر خدا ہی موجود نہیں تو پھر دوسرے عقائد پر بحث لایعنی ہے۔ اس خیال کا اظہار کرنیوالوں میں University of Chicago Divinity School کے پروفیسر London Silkey سب سے پیش پیش ہیں۔ بات یہ ہے کہ عیسائیوں کی نئی پود حقائق کی تلاش میں یوں اُٹھ کھڑی ہوئی ہے گویا آسمان سے فرشتوں نے اُن کے دلوں پر نزول کیا ہے اور انہیں حق کی تلاش میں لگا دیا گیا ہے۔ بشپ Pike کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر فوری طور پر عیسائیت کو غلط عقائد سے پاک نہ کیا گیا تو عیسائیت ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ اب جبکہ لوگ چرچ (عیسائیت) میں موجود ہیں عیسائیت کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔

"Now is the time to Renew while there are still people in the church to Renew with"

کرسچین سینچری میں ایک مضمون میں انہوں نے لکھا:-

"میں یہ بات تحریر میں لانا چاہتا ہوں کہ (میں مسیح کی پیدائش کو بن باپ نہیں مانتا اور کہ) تثلیث کا تصور میرے لئے اپنے آپ کو واضح نہیں کر سکا اور میں اس بات پر بھی اعتراض کرتا ہوں کہ نجات صرف اور صرف مسیح ہی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔"

انہوں نے اپنی کتاب "یہ خزانہ کیا ہے" "What is This Treasure" میں صاف الفاظ میں یہ بات تحریر کی ہے کہ نہ وہ تین شخصی خداؤں کے قائل ہیں نہ اس بات کے کہ خدا نے مسیح میں حلول کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آ سکتی کہ تین خداؤں کی تبلیغ کرتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم بالآخر ایک ہی خدا کو مانتے ہیں۔ گویا تین ایک اور ایک تین کو وہ بالکل ناقابلِ قبول گردانتے ہیں۔

مُردوں سے مسیح کا جی اٹھنا بھی ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر عیسائیوں نے بہت زور دیا ہے۔ لیکن اب غور و فکر کرنے والے عیسائیوں میں سے بہت کم اس عقیدہ کو مانتے ہیں۔ بعض کا تو یہ خیال ہے کہ حواریوں کا یہ کشف تھا (جس کے ذریعہ انہیں اس بات کا یقین دلایا گیا تھا کہ مسیح مُردوں کو زندہ کر سکتا تھا) سابق بشپ Pike کے علاوہ اور بہت سے عیسائی علماء ایسے ہیں جو غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مروجہ عیسائی عقائد ناقابلِ قبول ہیں۔

(باقی)

زعماء/ زعماء اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرمائیں

وہ احباب جماعت جو عمر میں چالیس سال کے ہو چکے ہیں اور اب تک خدام الاحمدیہ کی ذیلی تنظیم میں تھے۔ انہیں اب انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا لازم ہے۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ ایسے تمام احباب کو اپنی تنظیم میں شامل کر کے ان کے ناموں کی فہرست ارسال مرکز فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت

حضور کے اپنے الفاظ میں

72

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

قسط نمبر ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل جلسہ سالانہ نمبر صفحہ ۲۶ تا صفحہ ۳۳)

(۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فارسلنی اللہ لاستخلص الصیاصی واستنقذ القاصی والدانی ویرتفع الاختلاف ویکون القرآن مالک النواصی وقبلۃ الدین ... وقد بعثنی اللہ فیھم حکماً"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶)

یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے اس غرض سے بھیجا ہے کہ تا میں عیسائیوں کے قلعوں کو ان سے چھڑا لوں اور دور کے لوگوں کو قریب بلاؤں اور سرکشوں کو خبردار کروں اور تا اختلاف اٹھ جائے اور قرآن مجید ہر سینہ کا آستانہ اور دین کا قبلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں میں بطور حکم کے مبعوث کیا ہے۔

(۴۸)

فرمایا:-

"مسیح ابن مریم ایک عاجز بندہ ہے اور خدا کا نبی۔ چنانچہ اس زمانہ کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے"

(کتاب البریہ صفحہ ۳۷)

(۴۹)

اپنی صداقت کے دلائل کے ضمن میں مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:-

"مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی قوم کے دجل کو دور کرے گا اور ان کے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلائے گا چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۲۶۳)

(۵۰)

تثلیث، کفارہ، اور مسیح کی صلیبی موت وغیرہ قسم کے باطل عیسائی عقائد کا تفصیل سے رد کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"یہی تمام غلطیاں ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا تا میں گمراہوں کو متنبہ کروں اور ان کو جو تاریکی میں رہتے ہیں روشنی میں لاؤں ... سو خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں ... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو میں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اور منجملہ ان امور کے جو میرے مامور ہونے کی علت غائی ہیں مسلمانوں کے ایمان کو قوی کرنا ہے۔ اور ان کو خدا اور اسکی کتاب اور اسکے رسول کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰ تا صفحہ ۲۹۴)

(۵۱)

ایک اور موقعہ پر اپنے منصب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا تا اس امت کے دین کی تجدید کروں اور ایک حکم بن کر ان کے اختلافات کو درمیان سے اٹھاؤں اور صلیب کو آسمانی نشانوں کے ساتھ توڑوں اور قوت الٰہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کروں"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۹)

(۵۲)

"وہ مسیح صدیق جس کے اترنے کے لئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اترے گا وہ یہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا اور حکم کیا گیا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی محبت اہل صلیب پوری کرے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ ان کے غلو کو توڑے اور تمام کفار کا قطع عذر کرے اور جو لوگ بے توشہ ہو رہے ہیں ان کو متاع جدید عطا فرماوے اور خدا کے ڈھونڈنے والوں کو خوشخبری دے یعنی ان لوگوں کو جو خدا کی رضامندی کی راہوں کو ڈھونڈتے ہیں اور جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور اس نبی پر خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام نیک بندوں کی طرف سے درود ہو"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۹۵-۹۶)

(۵۳)

"اس امت کے لئے مسیح موعود بھی چودھویں صدی کے سر پر بھیجا گیا۔ اس کی بعثت سے بھی یہی مطلب تھا کہ جو یورپ کے فلسفہ اور یورپ کی دجالیت نے اسلام پر طرح طرح کے حملے کئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور پیشگوئیوں اور معجزات سے انکار اور تعلیم قرآنی پر اعتراض اور برکات اور انوار اسلام کو سخت استہزاء کی نظر سے دیکھا ہے ان تمام حملوں کو نیست و نابود کرے اور نبوت محمدیہ (صلی صاحبہا الف الف سلام) کو تازہ تصدیق اور تائید سے حق کے طالبوں پر چمکا دے"۔

(ایام الصلح صفحہ ۸۳)

(۵۴)

پھر فرمایا:-

"مسیح موعود کا آنا ..... اس لئے ہے کہ تا وہ مجددوں کے رنگ میں ظاہر ہو اور فتنہ صلیبیہ کو دور کر کے دنیا میں توحید اور توحیدی ایمان کا جلال ظاہر کرے"

(ایام الصلح صفحہ ۱۸۴)

(۵۵)

"مجھ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشاء قرآن کریم کا ہے لوگوں پر ظاہر کروں"۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۳۸)

۵۶

"میں ... سچ سچ کہتا ہوں کہ میں مفتری نہیں ہوں اور خداوند کریم نے جو ہمیشہ مصلحت عباد کی رعایت رکھتا ہے مجھے حقاً و عدلاً مامور کر کے بھیجا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے اور اب سن رہا ہے کہ اس نے مجھے ضرور بھیجا ہے تا میرے ہاتھ پر ان خرابیوں کی اصلاح ہو جو مولویوں کی کج فہمی سے امت محمدیہ میں شائع ہو گئی ہیں اور تا مسلمانوں میں سچے ایمان کا تخم پھر نشوونما کرے"۔ (الحق دھیانہ صفحہ ۱۲۱)

(۵۷)

"اس عاجز کو ..... حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اس فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں"

(فتح اسلام صفحہ ۱۱ حاشیہ)

(۵۸)

"یہ عاجز مامور ہے تا غافلوں کے سمجھانے کے لئے قرآن شریف کی اصلی تعلیم پیش کی جائے۔ مسیح صرف اس کام کے لئے آیا تھا کہ توریت کے احکام شدومد کے ساتھ ظاہر کرے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بوضاحت بیان کر دیوے"

(ازالہ اوہام)

(۵۹)

"احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔ احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے اور اس کا ظہور ہوگا"

ازالہ اوہام صفحہ ۶

(۶۰)

"مسیح کا آنا اسی لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے کہ تا تمام قوموں پر دین اسلام کی سچائی کی حجت پوری کرے تا دنیا کی ساری قوموں پر خدا تعالیٰ کا الزام وارد ہو جائے۔ دوسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھے تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے۔ سو یہ تینوں کام خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے سپرد کئے ہیں ..... یہ تینوں امور وہ ہیں جو خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے جو اس عاجز کے ذریعہ سے ظہور میں آویں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶، ۹۹)

(۶۱)

"میں اس امت کی اصلاح کے لئے ابن مریم ہو کر آیا ہوں اور ایسا ہی آیا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے نو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۶)

(باقی)

فاستبقوا الخیرات

نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و جلسہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے بدرجہا بہتر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی تک ان چندوں کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ صدر انجمن کے مالی سال میں سے اب صرف نو مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ یہی وقت ہے کہ ہر جماعت بجٹ پورا کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرے۔

مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کو وقتاً فوقتاً ان کی جماعتوں کی وصولی کی اطلاع دی جاتی رہی ہے۔ نیچے درمیانہ جماعتوں کی ۸ جنوری ۱۹۶۸ء تک کی فیصدی وصولی بمقابلہ گذشتہ سال درج ہے (بڑی جماعتوں کی فہرستیں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں) تا عہدیداروں کے علاوہ باقی تمام احباب کو بھی وصولی کی رفتار کا علم ہو جائے اور سب مل کر ان چندوں کی وصولی کے لئے جدوجہد کریں۔ اور ہر جماعت کوشش کرے کہ ان کی وصولی دوسری جماعتوں کی وصولی سے بڑھ جائے اور تمام جماعتیں اللہ تعالیٰ کے دوبرد سرخرو ہوں اور اس کے بہترین فضلوں کی وارث بن جائیں۔ آمین۔

زر دو ہزار سے زیادہ بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	ڈوگری گھمن	۹۱	۹۹	۲	گھٹیالیاں شرقی	۱۰۰	۸۵
۳	نارووال	۷۶	۹۹	۴	کوٹ احمدیاں	۶۶	۱۰۰
۵	گکھڑ منڈی	۵۶	۱۰۰	۶	کریم نگر فارم	۶۳	۹۰
۷	میرپور آزاد کشمیر	۷۹	۴۳	۸	چک ۱۱۷ چھور	۵۸	۸۲
۹	چک ۳۱ کھتووالی	۶۹	۷۰	۱۰	گھٹیالیاں کالج	۶۵	۶۲
۱۱	انور آباد	۵۳	۷۰	۱۲	حسن باڈہ	۵۲	۶۹
۱۳	گوٹھ امام بخش	۲۱	۹۹	۱۴	عزیز پور ڈوگری	۵۳	۶۱
۱۵	چک ۲۱ دودھ	۲۳	۹۰	۱۶	چک ۲۳۳ کوٹلی جنڈ اسنگھ والا	۳۱	۸۲
۱۷	موسے والا	۳۸	۷۲	۱۸	چک ۲۰۰ ہسیانہ	۷۰	۴۰
۱۹	چونڈہ	۶۷	۴۲	۲۰	نوکوٹ (سندھ)	۸۰	۲۶
۲۱	فیروزوالا	۴۰	۶۰	۲۲	اورحمہ	۴۷	۵۰
۲۳	احمد آباد اسٹیٹ	۶۱	۳۴	۲۴	چک ۱۷ جنوبی	۳۴	۶۱
۲۶	سانگلہ ہل	۵۲	۴۲	۲۶	روہڑی	۵۷	۳۷
۲۸	جیکب آباد	۵۴	۳۹	۲۸	چک ۳۳ جنوبی	۳۷	۵۴
۳۰	زوڈہ	۴۱	۵۰	۳۰	ہیڈ مرالہ	۲۹	۶۱
۳۲	چک ۸۴ سرشمیر روڈ	۴۲	۶۴	۳۲	پھیرو چیچی	۳۷	۴۰
۳۴	سانگھڑ	۴۷	۳۸	۳۴	دھیرکے کلاں	۴۲	۴۳
۳۶	میاں چنوں	۴۱	۳۳	۳۶	لیہ	۲۸	۴۴
۳۸	لالہ موسے	۳۷	۳۵	۳۸	حویلی لکھا	۳۳	۳۶
۳۹	کومیلا	۳۸	۲۸	۴۰	چک ۷۸ جنوبی	۲۷	۳۸
۴۱	چک ۹۹ شمالی	۴۲	۳۹	۴۲	چک ۲۷ کوکھووال	۴۵	۱۳
۴۳	چک ۱۲۷ بہلولپور	۳۰	۲۶	۴۴	قلات	۴۶	۹
۴۵	تربیلا ڈیم	۲۷	۲۷	۴۶	شادیوال	۲۷	۳۷
۴۷	ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ بینی	۲۷	۲۶	۴۸	چک ۱۰۲ ڈیرہ فارم	۲۷	۲۵
۴۹	کروندی	۲۱	۳۰	۵۰	چشمہ بیراج	۴۸	۱
۵۱	بھڈال	۲۷	۱۶	۵۲	گوہیگی	۲۷	۱۵

ز۔ ڈیڑھ ہزار سے زیادہ بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	قلعہ صوبہ سنگھ	۸۸	۱۰۰	۲	چک ۵۶۵ گ ب	۴۷	۱۰۰
۳	کوٹھیوالہ چاہ چیون سنگھ	۶۶	۹۶	۴	ماندوگوجر	۷۲	۸۹
۵	ڈگری	۴۷	۹۹	۶	گلادچی	۶۳	۸۲
۷	گھوگھیاٹ	۶۳	۷۵	۸	گھنوکے جمہ	۶۵	۶۸
۹	آصف آباد فارم	۶۸	۶۵	۱۰	مونگ	۶۳	۶۴
۱۱	کوٹ کریم بخش	۳۹	۸۲	۱۲	بہلولپور (سیالکوٹ)	۴۲	۴۳
۱۳	گرمولہ ورکاں	۵۶	۵۷	۱۴	بالاکوٹ	۵۵	۴۷
۱۵	کلاسوالہ	۴۶	۶۴	۱۶	ڈیریانوالہ	۵۳	۵۳
۱۷	سمندری	۵۲	۵۴	۱۸	تخت ہزارہ	۴۶	۵۴
۱۹	چک ۲۹ نوانکوٹ	۲۷	۷۲	۲۰	چوہڑکانہ	۴۵	۴۹
۲۱	چک ۹۳ ٹی ڈی اے	۴۸	۴۰	۲۲	لوبیریوالہ	۴۳	۴۵
۲۳	چک ۹۳ ۷۔آر	۴۰	۴۷	۲۴	پیرکوٹ ثانی	۴۵	۳۶
۲۵	چک ۳۷ جنوبی	۳۱	۵۹	۲۶	چک سکندر	۴۲	۳۴
۲۷	باب الابواب (بورہ)	۴۵	۲۹	۲۸	چک ۱۹۴ لاٹھیانوالہ	۳۷	۳۵
۲۹	پیریم کوٹ	۴۱	۳۰	۳۰	چک ۹۱ گ ب گنگاپور	۱۳	۵۶
۳۱	تلونڈی راہوالی	۴۸	۱۹	۳۲	چک ۲ ٹی ڈی اے	۴۲	۲۲
۳۳	نورآباد فارم	۴۹	۹	۳۴	چک ۲۹۵ بیریانوالہ	۳۸	۱۷
۳۵	چک ۲۷۵ کرنارپور	۲۷	۲۸	۳۶	چک ۳۳ دھیرکے	۳۳	۳۰
۳۷	مین سنگھ	۴۲	۱۰	۳۸	قائدآباد	۳۷	۱۴
۳۹	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۵	۲۵	۴۰	باٹاپور	۲۵	۲۴
۴۱	شورکوٹ	۳۲	۱۶	۴۲	تہال	۲۷	۲۱
۴۳	پیرو چک	۳۱	۱۷	۴۴	احمد پور (سانگھڑ)	۲۲	۳۳
۴۵	چک ۵۴ ری بی	۳۴	۸	۴۶	چک ۴۲ جنوبی	۱۴	۲۵
۴۷	اسماعیل کوٹ	۲۳	۱۲	۴۸	کالا گجراں	۲۵	۸
۴۹	پکا نسوانہ	۸	۲۲	۵۰	دھکم پورہ	۲۷	x
۵۱	بوگرہ	۲۱	۵	۵۲	مردو	۱۹	۶
۵۳	سمہ سٹہ	۲۲	۳	۵۴	بھمبر	۲۵	x
۵۵	احمد پور شرقیہ	۱۵	۳	۵۶	کوٹ مومن	۱۶	۸
۵۷	تارووا	۷	۷	۵۸	صادق آباد	۳	۷
۵۹	جھل جھلیاں	x	x	۶۰	ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لوطکا	x	x

(ناظر بیت المال (آمد))

درخواست دعا

میری بہن عزیزی مسماۃ فرخانہ عرصہ ایک ماہ سے جسم کے جوڑوں میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ عزیزہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اکرم فیکٹری ایریا ربوہ)

۲۔ میرا عزیز بھائی ۳ روز سے بوجہ کھانسی بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (ناصرہ پروین ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

روس اور مشرقی یورپ سے کافی قرضے مل جائیں گے

کراچی ۲۴ جنوری۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے چوتھے سال کے لئے روس اور مشرقی یورپ کے ممالک سے کافی امداد مل جائے گی۔ ان ملکوں سے ملنے والے قرضوں کی شرائط نرم کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسٹر احمد نے بتایا کہ امریکی امداد میں کمی سے منصوبوں کے لئے ملنے والی امداد پر اثر پڑا ہے۔

مسٹر ایم ایم احمد نے یہاں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی یورپ کے ممالک اور روس سے جو قرضے ملتے ہیں ان کی ادائیگی کی مدت عموماً دس سال سے بارہ سال تک ہوگی پاکستان اس امر کی کوشش کرے گا کہ ادائیگی کی مدت بڑھا کر پندرہ سے بیس برس تک کر دی جائے انہوں نے بتایا کہ سوشلسٹ ملکوں سے ملنے والی امداد کی شرح سود مناسب ہوتی ہے ان ملکوں سے اشیاء نسبتاً سستے داموں ملتی ہیں اور سب سے بڑی آسانی یہ ہے کہ ہم اپنی پیداوار اور مصنوعات برآمد کر کے ان ملکوں کو قرضوں کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیکوسلاویکیا میں یوگو سلاویہ کا درجہ کر دیں گا۔

نئی ٹرین سروس کا اجراء

لاہور ۲۴ جنوری۔ مغربی پاکستان ریلوے نے ۲۵ جنوری سے راولپنڈی اور مندرا کے درمیان ایک نئی ٹرین چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئی ٹرین ۱۳۵ اپ اور ۱۳۶ ڈاؤن مندرا سے ۵ بجے کر ۵ منٹ پر راولپنڈی روانہ ہوا کرے گی اس کے علاوہ ریلوے نے ۱۴۹ اپ اور ۵۰ ڈاؤن ٹرین کو جو اس وقت ملتان اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی ہے خانیوال سے لالہ موسیٰ تک چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ٹرین بھی ۲۵ جنوری سے چلائی جائے گی۔

سیاسی استحکام کا نتیجہ

پشاور ۲۴ جنوری۔ مرکزی وزیر تجارت نواب زادہ عبدالغفور خان نے کہا ہے کہ صدر ایوب نے ملک کو صدارتی طرز حکومت اور بنیادی جمہوریت کا نظام دیا ہے اس کی وجہ سے ملک میں سیاسی استحکام پیدا ہو گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں پاکستان اقتصادی طور پر مضبوط ہو گیا ہے وہ کل رات مردان میں ایوان صنعت و تجارت مردان کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے۔

نواب زادہ عبدالغفور نے کہا کہ پاکستان اقتصادی طور پر اس قدر مضبوط ہو چکا ہے کہ پونڈ کی قیمت میں کمی کے بعد بیشتر ممالک نے اپنے سکہ کی قیمت میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن پاکستان نے اپنے سکہ کی قیمت برقرار رکھی۔ انہوں نے خارجہ پالیسی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ انقلاب حکومت کے قیام سے قبل طاقتوں سے پاکستان کے تعلقات کبھی بھی اتنے خوشگوار نہیں رہے جتنے کہ اب ہیں۔ اور اس کا سہرا صدر ایوب ہی کے سر ہے۔ جنہوں نے اپنے تدبر اور فراست سے بیک وقت روس، چین اور امریکہ سے انتہائی خوشگوار تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ حالانکہ ان تینوں ممالک کے نظریات ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے دنیا کی تمام اقوام سے خوشگوار اور دوستانہ تعلقات قائم ہیں اور یہ صدر ایوب کی کامیاب خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ جس کی وجہ سے روس تنازعہ کشمیر کو متنازعہ مسئلہ تسلیم کرنے لگا ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ کمیٹی کی سفارشات

لاہور ۲۴ جنوری۔ روڈ ٹرانسپورٹ کے مسائل پر غور کرنے کے لئے اور ٹریفک حادثات کی روک تھام کے سلسلے میں اعلیٰ اختیارات کی پانچ رکنی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ دفعہ ۳۰۴ ت پ کا استعمال صرف سنگین حادثات کی صورت میں کیا جائے مسافر بسوں کی رفتار بڑھا کر ۴۰ میل فی گھنٹہ کر دی جائے۔ چیکنگ کے نظام کو موثر بنانے کے لئے نواحی اضلاع کے لئے اعلیٰ پولیس افسر مشترکہ منصوبے تیار کریں۔ روٹ پرمٹ حاصل کئے بغیر کوئی بس سڑک پر نہ چلے پولیس کے عملہ کو سفر کی سہولت کے لئے محکمہ داخلہ کی طرف سے دو چار جاری کئے جائیں۔ اور بچوں کو نصف ٹکٹ پر پوری سیٹ مہیا کی جائے۔

ڈاکٹروں کو عوام کی خدمت کرنی چاہیئے

لاہور ۲۴ جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے ڈاکٹروں پر زور دیا ہے کہ وہ غیر ملکوں میں جانے کی بجائے اپنے وطن کی خدمت پر توجہ دیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ نوجوان ڈاکٹروں کی بہت بڑی تعداد میں زیادہ آمدنی کی خواہش کے تحت ملک سے باہر جانے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ اس طرح وہ بالواسطہ اپنے ملک کی ترقی پس پشت ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میڈیکل ایسوسی ایشن اگر میڈیکل نرس آف پاکستان کے قیام پر رضامند ہو جائے تو ڈاکٹروں کی تنخواہوں کے سکیل اور ملازمت کی شرائط بہتر بنانے کے سلسلے میں مختلف مسائل کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ وہ کل رات ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر میں سپاسنامے کے جواب دے رہے تھے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ہر قسم کا سلائی بجلی یا کرنسی والی مشین
ایس ایس آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن
پلگ ووپن دمالہ پورسلین ہینڈل شو ووپن
شفیع سنز انڈسٹریز۔ سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ دی مال۔ لاہور فون ۲۶۲۳

اعلان

ایک کوٹھی دار الحمد سٹلائٹ ٹاؤن ڈی ۱۳۸۔ راولپنڈی کا نصف حصہ کرایہ پر رکھنا چاہتی ہوں زیر رہن سولہ ہزار ہوگا۔ اور یہ رہن بالقبضہ ہوگا۔ اس لئے اس کا کرایہ ماہوار ½ اسی روپیہ یعنی ڈیڑھ سو روپے مہینہ ادا کیا جائے گا۔ جو صاحب اس جائداد کو رہن رکھنا چاہتے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط کتابت کریں یا بالمشافہ تصفیہ کے لئے تشریف لا دیں۔ (سیدہ بیگم بنت ذوالفقار علی خان صاحب گوہر مرحوم مغفور۔ ۱۳۸ ڈی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

درخواست دعا

۱۔ میرا لڑکا بشیر احمد ولد محمد ابراہیم دیر والہ مونہہ کے درد سے بیمار ہے احباب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو تندرستی بخشے اور ہماری پریشانی دور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد ابراہیم دیر والہ سیالکوٹ۔

۲۔ خاکسار کا بھانجا عزیز محمد رفیق عرصہ ڈیڑھ ماہ سے پیٹ میں ورم کی وجہ سے بیمار ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(پیر محمد گھڑی ساز قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

مامورین اور ان کے خلفاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی روحانی ترقی ملتی ہے

روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامورین اور ان کے خلفاء کی بجائے دوسروں سے روحانی تعلقات پیدا کرنے کی مضرت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سورۂ نور کی ابتداء بعض ایسے احکام سے کی گئی ہے جن کو نظر انداز کرنا انسانی تمدن میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے چنانچہ نسلِ انسانی کے بقاء اور اس کی حفاظت کے قوانین سے اس سورہ کو شروع کیا گیا ہے تاکہ جسمانی اور اخلاقی حفاظت کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے روحانی ترقیات کی طرف انسان کی توجہ پھیرے۔ یہ ایک یقینی بات ہے کہ جس طرح جسمانی حفاظت کے قوائد کو مدنظر نہ رکھنے سے انسانی جسم تباہ اور قومیں برباد ہو جاتی ہیں اسی طرح روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں اور روحانی کوششوں کے نتائج مخلوط ہو جاتے ہیں۔

جسمانی تعلقات میں دیکھو بظاہر جس طرح جائز تعلقات رکھنے والے مرد عورت ملتے ہیں بچہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح ناجائز تعلق رکھنے والے بھی ملتے ہیں اور ان کے تعلق سے بھی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن پہلا تعلق جہاں انسانی تمدن کو ترقی دینے والا ہے وہاں ناجائز تعلق کے نتیجہ میں انسانی تمدن کے سر پر کلہاڑا رکھ دیا جاتا ہے۔ اور آئندہ نسلیں ایسی مشکوک ہو جاتی ہیں کہ ان کا امتیاز کرنا ہی ناممکن ہو جاتا ہے۔

اسی طرح روحانی تعلق پیدا کرنے میں جب لوگ احتیاط سے کام نہیں لیتے اور غلط طریق اختیار کر لیتے ہیں یعنی جس سے روحانی تعلق پیدا کرنا چاہیئے اس سے نہیں کرتے بلکہ جس سے نہیں کرنا چاہیئے اس سے کر لیتے ہیں۔ تو اس سے بھی بڑے خوفناک نتائج نکلتے ہیں مگر بہت لوگ ہیں جو اس بات کو نہیں سمجھتے حالانکہ ارواح کا بھی آپس میں تعلق ہوتا ہے اور جب تک ان کا تعلق جائز اور صحیح طور پر نہ ہو خراب نتیجہ نکلتا ہے اور خواہ کتنی کوشش کی جائے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ دیکھو لو ایک طالب علم ایک استاد سے کچھ نہیں سیکھ سکتا لیکن دوسرے استاد سے بہت کچھ سیکھ لیتا ہے۔ ایک افسر کے ماتحت ایک شخص اچھی طرح کام نہیں کرتا لیکن دوسرے افسر کے ماتحت وہی شخص خوب عمدگی سے کام کرتا ہے۔ ایک تاجر کو اگر دوسرے تاجر سے ملا دیا جائے تو ان کا ملنا نقصان کا موجب ہوتا ہے لیکن ایک اور کے ساتھ ملنے سے اس کی تجارت خوب ترقی کر جاتی ہے۔

پس ارواح کا بھی آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ مگر یہ تعلق خدا ہی پیدا کرتا ہے جو دو طرح ہوتا ہے یا تو اس طرح کہ ایسی ارواح کے متعلق دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے اور یا ایسا ہوتا ہے کہ اعلان تو نہیں ہوتا ہاں انسان اپنی کوشش اور سعی سے اس کو دریافت کر لیتا ہے پہلی شق میں مامورین اور ان کے خلفاء شامل ہوتے ہیں اور دوسری شق میں غیر مامور اور ان کے خلفاء داخل ہیں۔ جب ان سے تعلق ہو تب روحانی طور پر نیک نتائج نکلتے ہیں ورنہ نہیں۔ پہلی قسم کی ارواح کے متعلق چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو جاتا ہے اس لئے ان کی تلاش میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ لیکن دوسری قسم کی ارواح کے متعلق عقل اور فراست سے جستجو کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان کے لئے کامل جستجو نہیں کرتا۔ اور ان سے تعلق نہیں رکھتا تو دوسرے لوگوں سے خواہ وہ بیس بیس سال سے بھی تعلق رکھے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

(تفسیر کبیر)

دعائے نعم البدل

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کا فرزند عزیزم شمیم احمد ندیم بعمر پانچ ماہ قریباً تین ماہ بیمار رہ کر ۲۴ اور ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

امریکی جہاز پر شمالی کوریا کے قبضہ سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی

امریکہ کے ایٹمی بردار جہاز انٹرپرائز کو بحیرہ جاپان میں داخل ہونے کا حکم دے دیا گیا

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ امریکہ کے ایٹمی طیارہ بردار جہاز انٹرپرائز کو بحیرہ جاپان جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ جہاں شمالی کوریا نے جاسوسی کرنے والے ایک امریکی جہاز کو پکڑ لیا ہے۔ طیارہ بردار جہاز جاپان کا دورہ ختم کرنے کے بعد ویٹ نام جا رہا تھا کہ اسے اپنا راستہ تبدیل کرنے کی ہدایت کی گئی اور کہا گیا کہ وہ فوراً اس علاقہ میں پہنچ جائے جہاں امریکی جہاز پر حملہ کیا گیا ہے۔ شمالی کوریا کے ذرائع کے مطابق امریکی جہاز "پیلو" کے عملہ اور شمالی کوریا کے جہازوں کے درمیان لڑائی ہوئی جس میں بہت سے امریکی مارے گئے اور اسی کو گرفتار کر لیا گیا۔

شمالی کوریا کے ریڈیو کا ایک نشریہ کل ٹوکیو میں سنا گیا۔ جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ "پیلو" نے ہمارے علاقہ میں جارحیت کی ہمارے جہازوں پر حملہ کیا اور انہیں سخت نقصان پہنچایا چنانچہ جوابی کارروائی کرنی پڑی اور اس جہاز کو پکڑ لیا گیا۔ لڑائی کے دوران بہت سے امریکی مارے گئے اور ۸۰ کو گرفتار کر لیا گیا۔

امریکہ نے شمالی کوریا کے اس الزام پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے اور سرکاری ذرائع کے مطابق امریکی حکومت اس معاملہ میں انتہائی سخت رویہ اختیار کرے گی۔ وزیر خارجہ رسک نے کہا ہے کہ یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے اور اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کل اقوام متحدہ میں امریکہ کے نمائندہ مسٹر گولڈبرگ نے بھی سیکرٹری جنرل اوتھان سے ملاقات کی اور اس واقعہ کے خلاف اقوام متحدہ سے سخت احتجاج کیا۔

بعد کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے شمالی کوریا سے کہا ہے کہ وہ فوراً پیلو اور اس کے عملہ کو واپس کرے اور اس حرکت پر معافی مانگے امریکہ نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے مخلوط صلح کمیشن کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پیلو کو بین الاقوامی سمندر میں پکڑا گیا اور جان بوجھ کر اس پر حملہ کیا گیا۔

بعد کی اطلاع کے مطابق امریکہ کے ایک ہنگامی فوجی دستہ کو بھی شمالی کوریا کے ساحل کے قریب اس علاقہ میں بھیج دیا گیا ہے جہاں کل پیلو پکڑا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جاپان میں مقیم امریکی جنگی جہازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تیار رہیں۔

تقریب شادی اور دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۸ء بروز اتوار محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بھائی مکرم چوہدری محمد سلیم ناصر صاحب باجوہ اور عزیزہ شاہدہ نسیم صاحبہ بنت محترم چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو جلسہ گاہ میں پڑھا تھا۔ مورخہ ۲۲ جنوری کو محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور جملہ حاضرین سمیت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

آل ربوہ اردو مباحثہ

بتاریخ ۳۰ جنوری تعلیم الاسلام کالج یونین کے تحت شام ۷ بجے کالج ہال میں آل ربوہ اردو مباحثہ منعقد ہوگا۔ قرارداد زیر بحث ہے "اس ایوان کی رائے میں ایشیا کو جمہوریت کی نہیں آمریت کی ضرورت ہے" مقررین حصہ لینے کے لئے اپنے نام ۲۸ جنوری تک خاکسار کو پہنچا دیں۔ (سیکرٹری یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴